12720 ـ اگر كپڑے كو گندگى اور نجاست لگ جائے تو كيا كيا جائے

سوال

اگر انڈرويئر كو عام پيشاب كرتے وقت يا جلدى ميں پيشاب كا كوئى قطرہ لگ جائے تو كيا حكم ہو گا؟

1 ـ كيا اپنے آپ كو پاك كرنے كے ليے اس سے غسل كرنا لازم ہے ؟

2 ـ كيا مسلمان كو پورا انڈروئير دھونا چاہيے، يا كہ اسے تبديل كرنا ہوگا (جب بھى پيشاب لگے) يا پھر صرف پيشاب والى جگہ دھونى كافى ہے ؟

3 ـ اور وہ مسلمان شخص (جس كے انڈروئير كو پيشاب كے قطرے لگے ہوں) وہ نماز كس طرح ادا كرے، اور اگر اس نے اسى حالت ميں نماز ادا كر لى تو كيا اس كى نماز قبول ہو گى ؟

4 ـ اور اگر كسى مسلمان شخص كو يہ شك ہو كہ اس نے پيشاب لگنے والى جگہ دھوئى ہے يا نہيں تو اس كا حكم كيا ہو گا، اور كيا يہ طہارت اور نماز پر اثر انداز ہوتا ہے ؟

5 ـ اگر كسى (پيشاب والى جگہ كو دھونے كے شك والے) نے نماز ادا كر لى تو كيا وہ نماز لوٹائےگا، اور كيا اسى حالت ميں اس كے ليے قرآن مجيد كى تلاوت كرنا اور اسے چھونا جائز ہے ؟

6 ـ اس حالت ميں كونسے امور سرانجام دينا حرام ہيں ؟

آپ سے گزارش ہے كہ واضح فتوى سے نواز كر ميرا شك زائل كريں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص كو نجاست سے اجتناب كرنا چاہيے، اور يہ كوشش كرنى چاہيے كہ وہ جس قدر بھى اس سے بچ سكتا ہے بچے.

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم دو قبروں كے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے:

" ان دونوں كو عذاب ہو رہا ہے، اور انہيں كوئى بڑى چيز ميں عذاب نہيں ہو رہا، ان ميں سے ايك تو پيشاب سے احتراز نہيں كرتا تھا، اور دوسرا غيبت و چغلى كرتا تھا "

اور ایك روایت میں ہے:

" اور دوسرا پیشاب سے تنزہ اختیار نہیں کرتا تھا "

صحیح مسلم کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (439).

اور تنزہ کا معنی یہ ہے کہ وہ اس سے اجتناب اور احتراز نہیں کرتا تھا اسی لیے اس شرط کے ساتھ پیشاب کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے جب پیشاب کے چھینٹے اڑ کر اس کے جسم اور لباس پر پڑتے ہوں.

آپ سوال نمبر (9790) کا جواب ضرور دیکھیں.

دوم:

سوال میں بیان کردہ نقاط کے جوابات:

1 ـ انسان کے لباس کو نجاست لگنے سے غسل واجب نہیں ہوتا، کیونکہ نجاست نہ تو نواقض وضوء میں شامل ہوتی ہے اور نہ ہی نواقض غسل میں، بلکہ حدث اکبر یعنی جنابت کی شکل میں غسل واجب ہوتا ہے، اور حدث اصغر یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی بنا پر وضوء کرنا واجب ہے، اس لیے اگر انسان طاہر اور پاك ہو اور اس کے لباس کو نجاست لگ جائے تو وہ اس سے مُحْدَثْ نہیں ہو گا یعنی وہ بے وضوء نہیں ہو جائیگا بلکہ اس حالت میں اس پر یہ نجاست زائل کرنا واجب ہوگی.

اور پھر بندہ تو اپنے لباس سے نجاست دور کرنے کا مامور بھی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اپنے کپڑے پاك صاف کرو المدثر (4).

اور اس لیے بھی کہ حیض کا خون کپڑے کو لگنے کی صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسے کھرچ لو اور پھر پانی کے ساتھ مل کر اس پر پانی بہا دو اور پھر اس میں نماز ادا کر لو "

صحیح بخاری کتاب الحیض حدیث نمبر (297).

اور اور اگر جسے نجاست لگی ہے اسے نچوڑنا ممکن ہو تو اسے نچوڑنا ضروری ہے.

2 ـ نجاست دھو کر زائل کی جائیگی حتی کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، اس لیے اگر کسی کپڑے کو نجاست لگ جائے تو نجاست والی جگہ ہی دھونی واجب ہے، باقی جگہ دھونی لازم نہیں، اور اسی طرح اس کے لیے اپنے کپڑے

بدلنا بھی واجب نہیں، اور اگر وہ اس کے بدلے دوسرا لباس پہننا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے.

3 ـ رہا نجاست لگی کپڑے میں نماز کی ادائيگی کا مسئلہ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ: یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ نماز صحیح ہونے کی شروط میں طہارت و پاکیزگی شرط ہے، اس لیے اگر نجاست سے پاکی اختیار نہ کی جائے تو نماز باطل ہوگی.

کیونکہ اس نے گندگی سمیت نماز ادا کی ہے، اور اگر وہ گندگی لگے ہوئے کپڑے سمیت نماز ادا کرتا ہے تو اس نے اس طرح نماز ادا نہیں کی جس طرح اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں، اور نہ ہی اس نے اس طرح نماز ادا کی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

ـ کپڑے کو نجاست لگ جانے کی صورت میں کئی ایک حالتیں ہیں:

1 ـ جب انسان کو کپڑے میں کسی معین جگہ نجاست لگنے کا یقین ہو تو اس کے لیے نجاست لگی جگہ دھونا واجب ہے.

2 ـ یہ کہ کسی معین جگہ پر نجاست لگنے کا غالب گمان ہو.

3 ـ کپڑے میں کسی جگہ نجسات لگنے کا انسان کو احتمال ہو تو دوسری اور تیسری حالت میں انسان کو تلاش کرنا ہوگا جہاں غالب گمان ہو کہ نجاست اس جگہ لگی ہے وہاں سے دھو لے "

دیکھیں: الشرح الممتع تالیف ابن عثیمین (2 / 221).

قلیل سی نجاست کا حکم:

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ: تھوڑی سی مطلقا نجاست بھی معاف نہیں.

اور بعض کہتے ہیں کہ: ہر قسم کی تھوڑی سی نجاست معاف ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ: خاص کر جس میں لوگ بہت زیادہ مبتلا ہوں اور اس کا خیال رکھنا مشکل ہو تو اس سے طہارت حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے تم پر تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی الحج (78).

صحیح وہی ہے جس کی طرف ابو حنیفہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ گئے ہیں، مشقت کی بنا پر مسلسل پیشاب میں مبتلا شخص کے لیے تھوڑی سی نجاست معاف ہے، اگر وہ اس سے حسب استطاعت و قدرت اجتناب کرنے کی کوشش کرے تو پھر.

دیکھیں: الشرح الممتع تالیف ابن عثیمین (1 / 382).

رہا یہ مسئلہ کہ اس قلیل اور تھوڑی سی نجاست کی حد کیا ہے تو اس میں متعبر وہ ہوگا جسے لوگ قلیل اور تھوڑی سی شمار کرتے ہوں، اور جسے لوگ زیادہ اور کثیر شمار کریں وہ زیادہ ہوگی.

اس بنا پر یہ کہا جائیگا کہ: اصل یہ ہے کہ جب انسان کے کپڑے کو پیشاب کا قطرہ لگ جائے تو وہ اس جگہ کو ہی دھو لے حتی کہ اس کے گمان میں نجاست زائل ہونا غالب ہو جائے، اور جو باقی ہے اور دھویا نہیں گیا وہ تھوڑی اور قلیل میں شامل ہوگا جو کہ معاف ہے. واللہ اعلم.

- لیکن اگر نجاست لگنے سے جاہل ہو تو اس کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" اگر اسے نجاست لگنے کا علم نہ ہو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد نجاست لگنے کا علم ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جبریل امین علیہ السلام نے نماز میں بتایا کہ ان کی جوتے میں نجاست لگی ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار دیے اور نماز کا جو حصہ ادا ہو چکا وہ دوبارہ ادا نہ کی اور اسی طرح اگر اسے نماز سے قبل نجاست کا علم تو ہو جائے لیکن وہ بھول جائے اور نماز ادا کر لی اور نماز کے بعد یاد آیا تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوك ہو جائے یا ہم غلطی کر لیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا ...

لیکن اگر دوران نماز کپڑے میں نجاست لگنے کا شك ہو تو اس کے لیے نماز چھوڑ کر جانا جائز نہیں چاہیے امام ہو یا مقتدی یا اکیلا بلکہ وہ نماز مکمل کرے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (12 / 396 - 397).

4 - نجاست زائل کرنے میں شك کا مسئلہ:

جب کپڑے کو نجاست لگی ہو تو یہ اصل ہے اور اس اصل میں یقین ہونا چاہیے حتی کہ نجاست زائل ہو جائے، اور نجاست زائل ہونے سے ہی زائل ہوگی، اور اگر اسے شك ہو کہ نجاست زائل ہوئی ہے یا نہیں تو اسے یقین پر بنا کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ نجاست زائل نہیں ہوئی، اور اسی طرح اس کے برعکس، اگر اسے یہ یقین ہو جائے کہ کپڑا طاہر ہے اور پھر اسے شك ہو جائے کہ آیا کپڑے کو نجاست لگی ہے یا نہیں تو کہا جائیگا کہ: اصل طہارت ہی ہے

کیونکہ یہ چیز یقینی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

انسان کو اپنے لباس میں اصل یہی ہے کہ وہ طاہر ہیں جب تك اس کے لباس یا بدن میں نجاست لگنے کا یقین نہ ہو جائے، اس کی دلیل یہ ہے کہ ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب شکایت کی کہ وہ اپنی نماز میں کچھ (یعنی ہوا خارج ہونا) محسوس کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ اس وقت تك نماز نہ توڑے جب تك وہ آواز نہ سن لے یا پھر بدبو نہ پا لے "

اس لیے اگر کسی شخص کو اس کا یقین نہ ہو تو اصل میں طہارت ہی ہے، اور بعض اوقات کپڑوں کو نجاست لگنے کا ظن غالب ہوتا ہے لیکن جب تك اسے یقین نہ ہو وہ اپنی طہارت پر قائم ہے.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (11 / 107).

5 ـ اگر لباس پر نجاست لگی ہو تو اس حالت میں صرف نماز ادا کرنا جائز نہیں، چاہے اس نے وضوء بھی کیا ہو، اس کے علاوہ باقی افعال قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ سرانجام دے سکتا ہے.

واللہ اعلم .